شری کرشن آئینہ

پوران درشن

جس میں

پورانوں کے متعلق تمام واقفیت اور تمام اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے

جس کو

پنڈت پرسرام فیاض دراو کے سیالکوٹی سابق ایڈیٹر جاگرت

مصنف

اوتار درشن - سناتن دھرم - جیون رہسیہ - کرشن لیلا وغیرہ

نے تیار کیا جس کو

موہن لال منیجر سناتن دھرم پستک بھنڈار۔ چھوٹالی لاہور نے

ہرکشن پرنٹنگ پریس لاہور میں باہتمام بابو لیسا رام پرنٹر چھپوایا

دسمبر ۱۹۲۶ء

قیمت ۸؍

تو کس کی چوری ۔؟ اور کیسی چوری؟ پرماتما تو تمام برہمانڈ کے مالک ہیں ۔ اور چوری اُسے کہتے ہیں کہ دوسرے کی چیز اس کی مرضی یا اطلاع کے بغیر لی جاوے ۔ لہذا بھگوان پر ماکھن چوری کا الزام لگانا نا سکتا ہے ؛

بھگوان کو سادھارن پرش سمجھ کر بھی ان پر یہ الزام لگانا بھول ہے ۔ کیونکہ شریمد بھاگوت سکندھ ۱۰ ۔ ادھیائے ۸ شلوک ۲۷-۲۸ میں لکھا ہے کہ اسوقت بھگوان کرشن کی عمر تین سال کی تھی ۔ کیا تین سال کا بچہ اپنے پرائے میں تمیز کر سکتا ہے ۔ تین سال کے بچے کو تو ڈائن محبت و پیار سے زہر دے دیوے تو وہ اُسے بھی ماں کی مٹھائی سمجھ کر خوشی سے کھا لیتا ہے ۔ جب تین سال کے بچے کو اپنے پرائے کی تمیز ہی نہیں ہوتی تو اس پر چوری کا الزام لگانا حماقت ہے ؛

الغرض اگر بھگوان کرشن ایشور تھے ۔ تو ان پر چوری کا الزام نا سکتا ہے ۔ اور اگر سادھارن پرش تھے تو پھر ایسا اعتراض حماقت ہے ۔ معترض کہیگا کہ کیا بھاگوت میں بھگوان کرشن کے ماکھن چرانے کا واقعہ نہیں لکھا؟ پیارے! ضرور لکھا ہے ۔ مگر یہ ماکھن چور دنیا کے چوروں سے نرالا چور ہے ۔ چنانچہ بھاگوت کو اُٹھا کر دیکھو ۔ (دکھ تو یہ ہے کہ آپ اول تو بھاگوت کا مطالعہ ہی نہیں کرتے ۔ اور اگر کرتے ہیں تو تعصب ۔ لغزت ۔ اور فضول نکتہ چینی کی زرد عینک لگا کر ۔ جس سے آپ کو سرخ سفید سب زرد ہی نظر آتے ہیں) بھاگوت میں تو صاف لکھا ہے کہ گوپیاں رات کو سوتے وقت ایشور سے پرارتھنا کیا کرتی تھیں کہ "بھگوان وہ ماکھن چور (کرشن) آج میرے گھر آئے اور میرے ماکھن کو چرائے" ۔ یہیں تک نہیں ۔ بلکہ بھاگوت میں تو یہ بھی لکھا ہے کہ "بعض وقت بھگوان ماکھن کھاتے ہوتے اور گوپیاں آجاتیں ۔ تو بھگوان کرشن دوڑتے ۔ اسوقت گوپیاں آوازیں دے دیکر کہتیں "کر کرشن! پیارے کرشن دوڑو مت ۔ دھوپ بہت تیز ہے زمین تپ رہی ہے تمہارے کومل پاؤں جل جائینگے اس لئے واپس آجاؤ ۔ اور جتنا ماکھن چاہو کھالو"

بھگوان کرشن کو کیا مکھن کی کمی تھی۔ جو دوسروں کے ہاں چُورانے جاتے تھے ؛

اگر اس مضمون کو بالکل تبدیل کرنا چاہیں۔ تو شریمد بھاگوت میں ماکھن کیواسطے ”گورس“ شبد آتا ہے۔ جس کے دوسرے معنی ”من“ بھی ہیں۔ لہذا ”گورس“ کا چورانے والا ”من کے چرانے والا“ ہوا۔ اسی لئے بھگوان کو چت چور بھی کہتے ہیں۔ اس سے بھی پریم کا درشیہ ہی نظر آتا ہے ؛

غرضیکہ بھگوان کرشن کی ماکھن چوری لیلا کو جس بھی پہلو سے دیکھیں پریم کا ایک اوبھت نظارہ نظر آتا ہے۔ ہمیں تو اس میں کوئی قابل اعتراض بات دکھلائی نہیں دیتی ہاں اگر کسی کی سمجھ کا فتور ہو تو یہ دوسرا سوال ہے ؛

(حاشیہ بقایا صفحہ ۱۷۶) جو ۹ لاکھ گئو وں کو پرورش کرنے والے کو ملا کرتی تھی۔ جن دنوں بھگوان کرشن کا ظہور ہوا۔ ان دنوں گوکل میں ایک نند اور ۱۲ اُپ نند تھے۔ گویا ۹+۶=۱۵ لاکھ گئووں کی پرورش ہوتی تھی۔ اسی لئے بھگوان جیل میں پرگٹ ہوتے ہی فوراً گوکل میں پہنچ گئے۔ کیونکہ ان کے اوتار کا گئو رکھشا بھی ایک کام تھا۔ آج بھگوان کیوں نہیں آتے ؟ کوئی نند ہو تو وہ آویں۔ بھلا وہ دکر ماکھن کہاں سے کھاوینگے (مفصل دیکھو جیون رہسیہ)